بسم الله الرحمن الرحيم

الم

ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين

جائزہ

محمد اقبال

سُورَةُ البَقَرَةِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الٓمٓ ١ ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ٢ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ
٣ وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ
مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ٤ أُولَٰٓئِكَ
عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْمُفْلِحُونَ ٥

The Heifer, The Calf – سورة البقرة

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة کے بعد سُوْرَةُ الْبَقَرَة قرآن کریم کی پہلی سورت

- نام- احادیث اور آثار صحابہ میں اسی نام سے اس کا ذکر کیا گیا ہے
- دیگر نام ۔اس سورت کو سنام القرآن (قرآن کی بلندی)، ذروۃ القرآن (قرآن کی چوٹی)، فسطاط القرآن (قرآن کا خیمہ) سے بھی یاد کیا گیا ہے
- اس کا ایک نام سورۃ الامتین بھی تجویز کیا گیا کہ دو امتوں سے خطاب اس سورۃ میں
- البقرۃ اس سورۃ کا علامتی نام ہے (قرآن کی باقی سورتوں کی طرح)، عنوان نہیں
- زمانۂ نزول ۔ یہ سورت ہجرت مدینہ کے بعد مدنی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی (تھوڑا سا حصہ مدنی زندگی کے آخری ایام میں نازل ہوا) ۔ یہ سورۃ ایک دم نازل نہیں ہوئی بلکہ مختلف وقفوں سے مدینے میں اسلامی معاشرے کی گونا گوں ضرویات کے مطابق نازل ہوئی

سورة البقرة

- سورۃ البقرۃ کا کتابی ربط اور مصحف میں مقام
- سورۃ الفاتحہ میں بندہ اپنے رب سے جو دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار! میری رہنمائی کر۔ جواب میں پروردگار پورا قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ یہ ہے وہ ہدایت و رہنمائی جس کی درخواست تو نے مجھ سے کی ہے۔ (اس ہدایت ورہنمائی کا آغاز اسی سورت سے) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
- سورۃ الفاتحہ کے بعد چار طویل سورتیں جوڑوں کی شکل میں ہیں۔
- سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران ایک جوڑا ہے جبکہ سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ دوسرا
- سورۃ الفاتحہ میں مذکور مَغْضُوب قوم (یہود) کا ذکر اور ان پر فردِ جرم اسی سورت میں اور ضَالِّين (نصاریٰ) پر فردِ جرم سورۃ آلِ عمران میں

سورة البقرة

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ . التِّرْمِذِي ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے۔اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے اور وہ ہے آیۃ الکرسی
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا ، فَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ- مُسْنَدِ أَحْمَدَ وَصَحِيحِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِي
- اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بیشک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے
- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُسْمَعُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ، وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَك
- بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں اسے البقرۃ سنائی دے

سورة البقرة

- سورۃ البقرۃ کا جوڑا سورۃ آل عمران کے ساتھ ہے، ان دو سورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے " الزَّهراوَين " کا نام عطا فرمایا ہے (دو روشن چیزیں)
- أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ،فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَئُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَئُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ
- قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو سورت البقرہ اور سورت آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورت البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادو گر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ)

فضیلتِ آیات و سور

قرآن کی سورتوں اور مخصوص آیات کی فضیلت اور ثواب جیسا کی احادیث میں مذکور ہے ان کا یہ مفہوم ہر گز نہیں کہ انسان انہیں بطورِ ورد پڑھے اور صرف زبان چلانے پر اکتفا کرے بلکہ یاد رکھیں کہ

قرآن کا پڑھنا سمجھنے کے لئے اور سمجھنا غور و فکر کے لئے ہے اور غور و فکر عمل کرنے کے لئے ہے

سورة البقرة

- یہ سورت قرآن کی سات طویل سورتوں "طوال" میں سب سے پہلی سورت
- حروف مقطعات سے شروع ہونے والی بھی پہلی سورت
- نزولی ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر ۸۷ ہے
- یہ قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے (ڈھائی پاروں پر مشتمل- ۲۸۶ آیات)
- اس سورت میں ۱۳۰۰ احکام بیان ہوئے ہیں (کسی بھی دوسری سورت سے زیادہ)
- اس میں قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت (آیۃ الکرسی)
- قرآن کی سب سے طویل آیت بھی اسی میں (آیت دَین/تداین/مداینہ - ۲۸۲)
- قرآن کی سب سے آخری نازل ہونے والی آیت بھی اسی سورت میں ہے ، وَٱتَّقُواْ يَوْماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ..... آیت نمبر ۲۸۱

اس آیت کے نازل ہونے کے نو (۹) دن بعد نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی (ابن کثیر)

سورة البقرة

- السبع الطوال - سورۃالبقرۃاوراس سے آگے ٦ سورتیں سبع طوال کہلاتی ہیں
  - ان میں سے ہرایک میں تقریباً دوسو یا زائد آیتیں ہیں
  - ان میں البقرہ، آلِ عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، الانفال اورالتوبہ
- المئین - وہ سورتیں جن میں ہر ایک میں کم وبیش سو آیات ہیں، یہ سورۃ یونس سے لے کر سورۃ فاطرتک ہیں
- المثانی - وہ سورتیں جن میں واقعات و قصص اور نصیحتیں بار بار بیان کئے گئے ہیں، یہ سورۃ یٰسین سے سورۃ ق تک ہیں
- المفصلات (مفصل) -جداجدا مضامین والی سورتیں (٦٥)، یہ سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک ہیں۔ طِوال مفصل الحجرات سے البروج تک، اوساط مفصل الطارق سے سورۃ البینۃ تک، قِصارمفصل سورۃ الزلزلۃ سے آخرِ قرآن تک

سورة البقرة

سورۃ البقرۃ کے مضامین۔

- سورۃ بقرہ میں اعتقادات، عبادات، معاملات، وراثت، ازدواجی زندگی، اخلاص، جہاد، غرضیکہ تمام مسائل کا اجمالاً ذکر موجود ہے۔
- قرآن مجید میں ابتداء میں طوال سورتوں میں دو مضامین بیک وقت چلتے ہیں

1. شریعت اسلامی - اب جبکہ مدینہ میں مسلمانوں کا ایک معاشرہ قائم ہو گیا جہاں اپنے قواعد، اپنے قوانین، اپنے اصولوں کے مطابق سارے معاملات طے کیے جا سکتے تھے، تب شریعت کا نزولِ شروع ہوا۔ سورۃ البقرۃ چونکہ پہلی سورت جو مدینہ میں نازل ہونا شروع ہوئی اس لیئے اس سے احکام شریعت کی ابتدا ہوئی
2. اہل کتاب سے خطاب، مکی قرآن میں سارا خطاب مشرکین سے تھا۔ مدینہ میں یہود کے تین طاقتور قبیلے موجود تھے مدینہ سے باہر عیسائی بھی موجود تھے (البقرۃ میں زیادہ خطاب یہود سے اور آل عمران میں عیسائیوں سے)

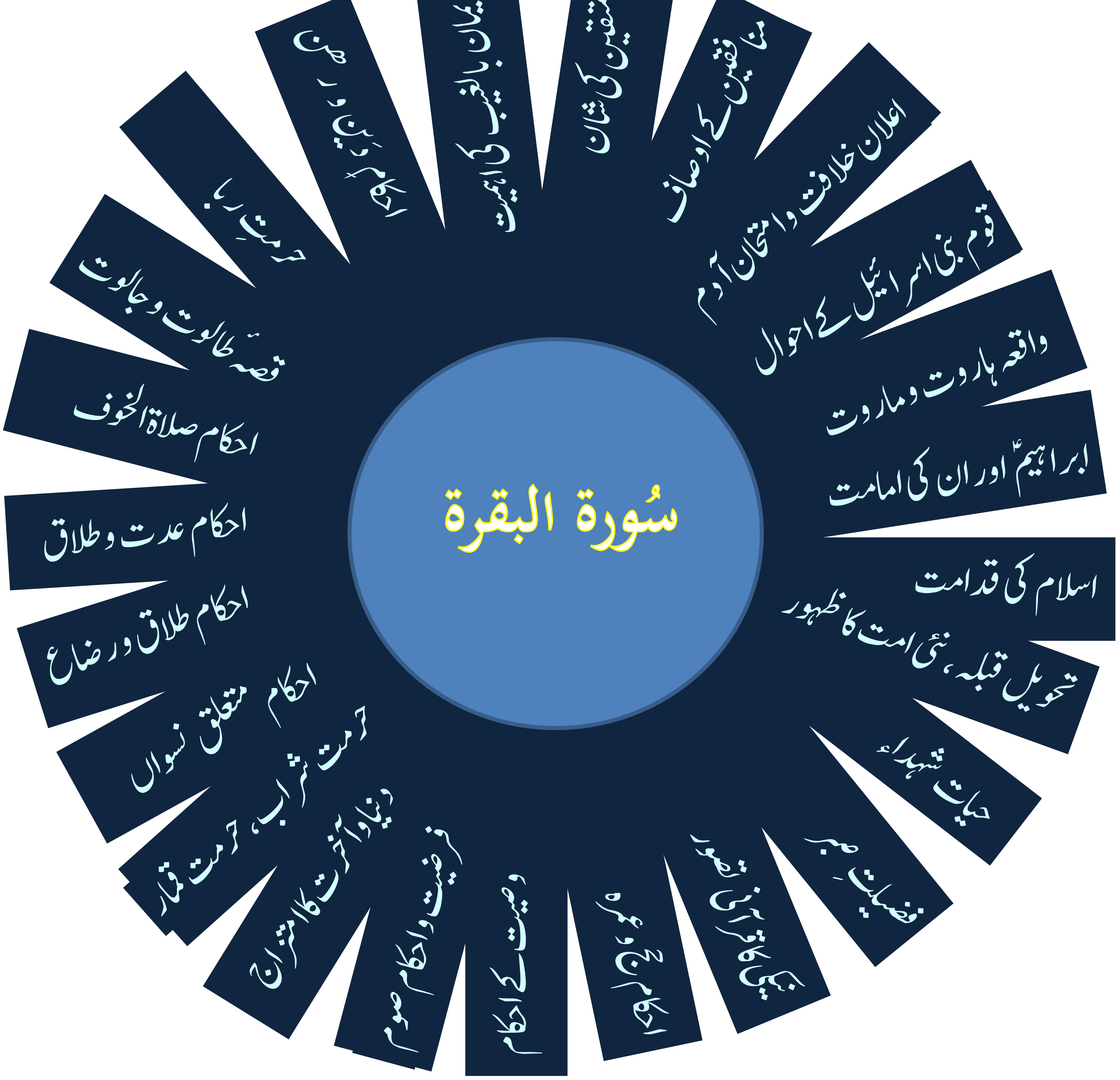

سُورۃ البقرۃ
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شان

سورة البقرة - مرکزی مضمون

امامت کی تبدیلی

بنی اسرائیل کی امامت حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے دور (۱۹۰۰ قبل مسیح) سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت (۶۱۰ء) تک قائم رہی

ان کی امامت یہ دور ڈھائی ہزار سال پہ محیط ہے

بنی اسرائیل کے غیر معتدل رویوں، برے خصائل اور نافرمانیوں کے سبب انہیں امامت کے منصب سے معزول کر دیا گیا اور امتِ مسلمہ کو شہادت علی الناس کی ذمہ داری سونپ کر انہیں امتِ وسط قرار دیکر تا قیامت امامت کی فضیلت عطا کی گئی

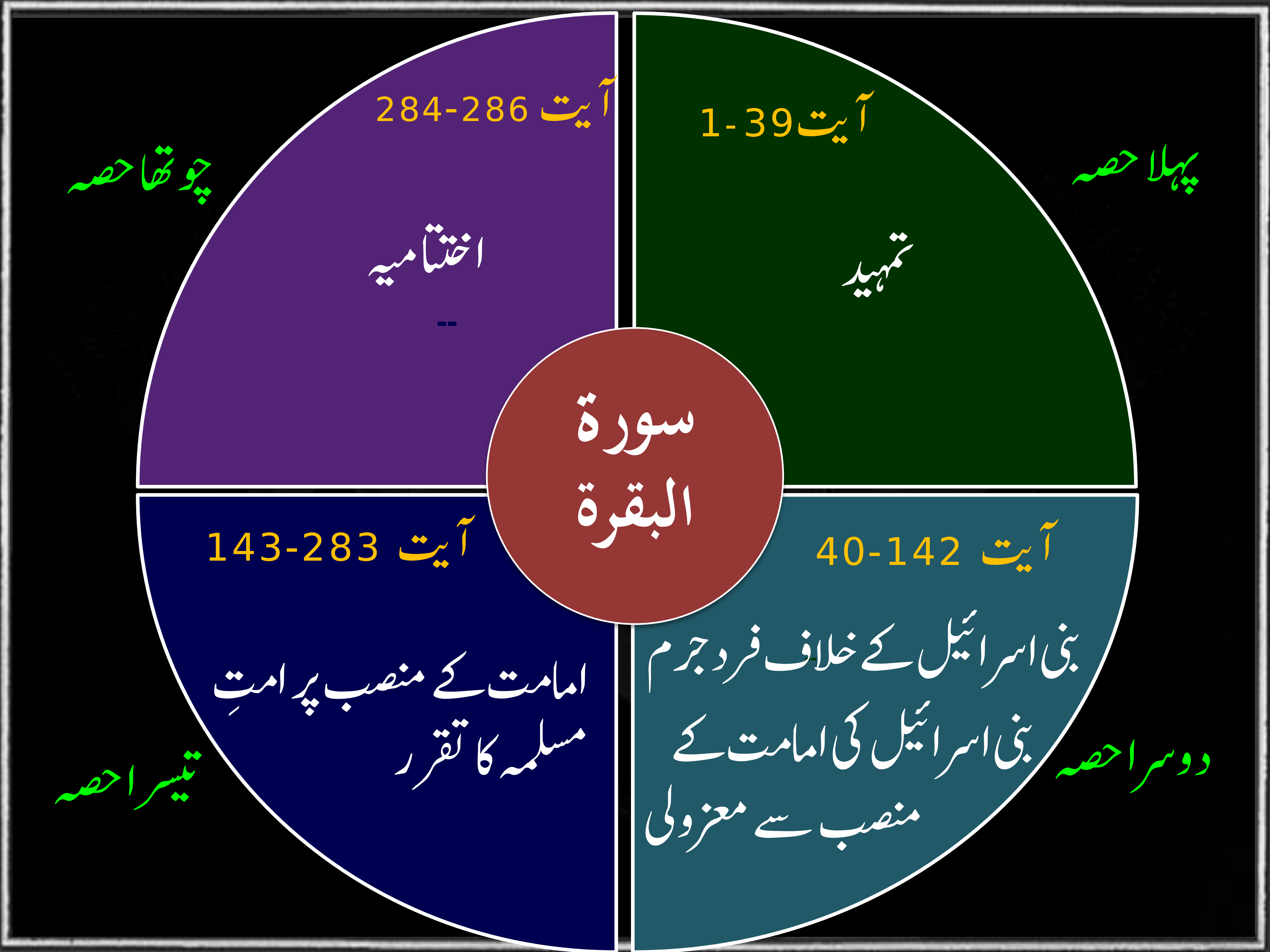
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 143-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

پہلا حصہ
سورۃ البقرۃ
پہلا تمہیدی حصہ
آیات 1-39
آیات ۱-۲۰
تین انسانی
گروہوں کی صفات
مومنین کی صفات (۱-۵)
کفار کی صفات (۶-۷)
منافقین کی صفات
(۸-۲۰)
آیات ۲۱-۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت
پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت
آیات ۳۰-۳۹
انسان کا منصب خلافت
منصبِ خلافت (۳۰)
تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت
۳۰-۳۳
ابلیس کا کردار (۳۴)
آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)
قانون ہدایت وجزاء وسزا
(۳۵-۳۷)

دوسرا حصہ آیت 40-142

بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم

بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی

دوسرا حصہ

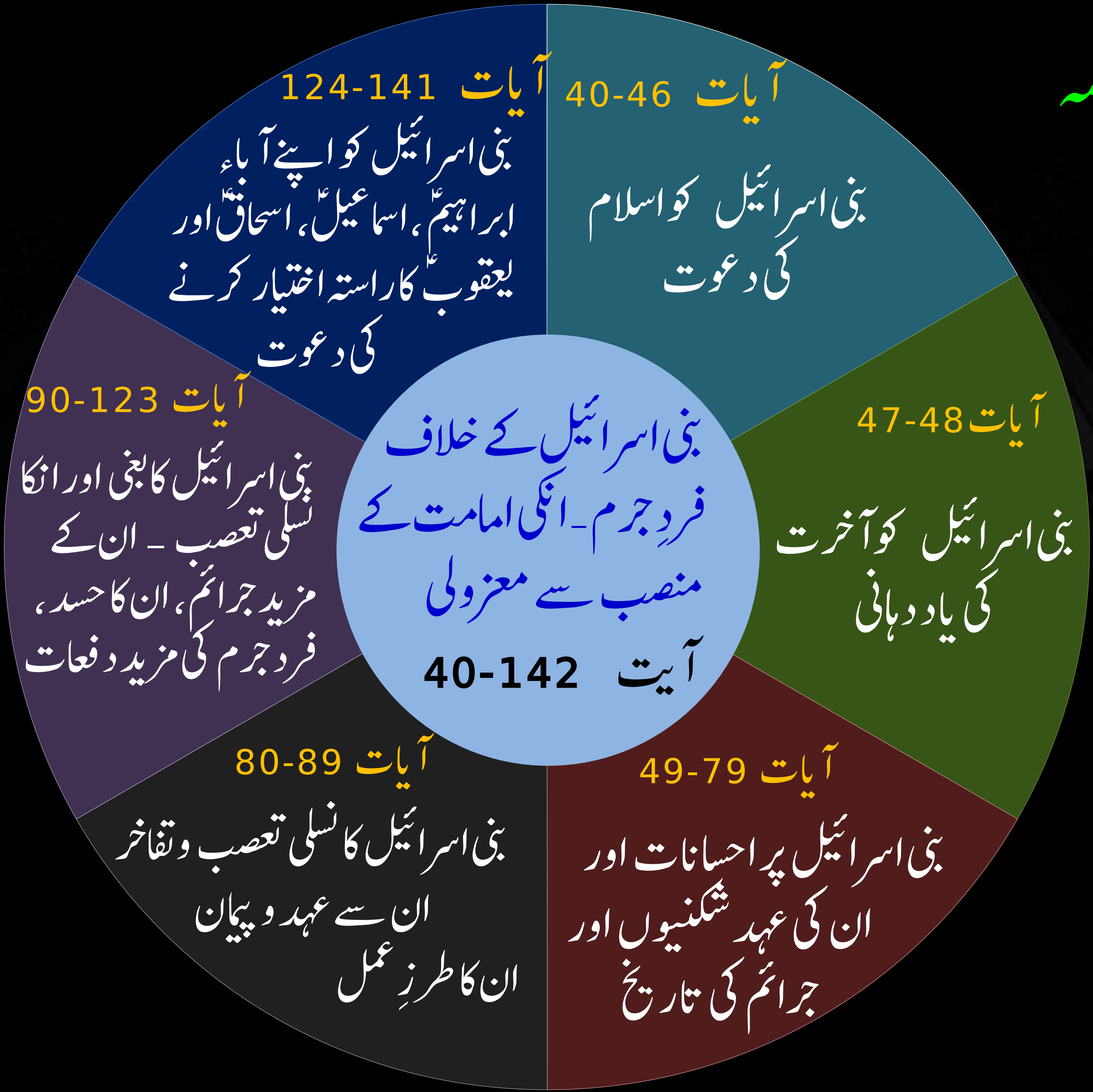
بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات

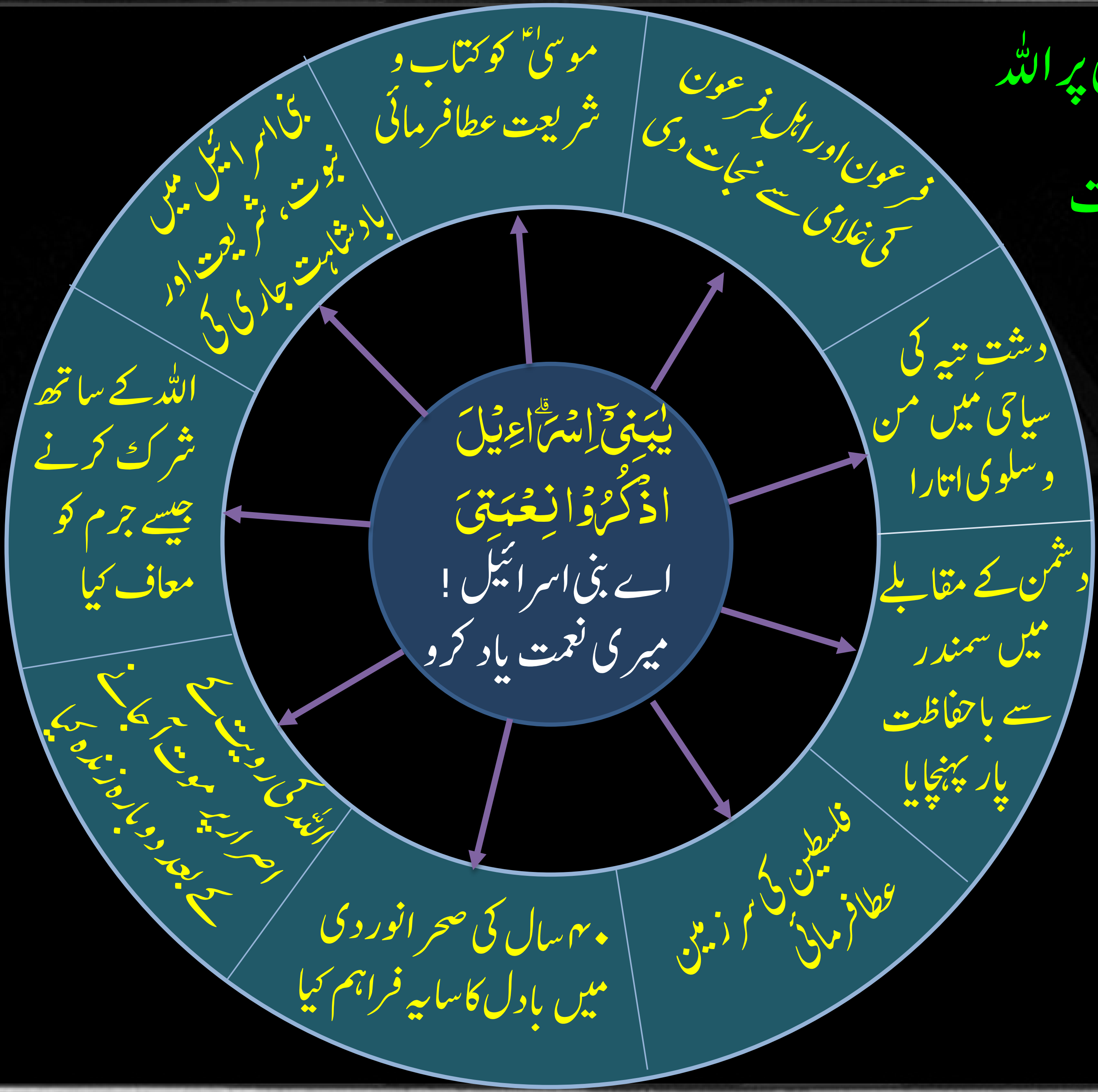

آیات 40-142

- اس حصے میں یہود کو آپ ﷺ کی رسالت اور دعوت سے متعلق ذمہ داریاں یاد دلائی گئیں
- اور یہ بھی کہ یہ قرآن اور یہ نبی ﷺ وہی پیغام اور وہی کام لے کر آیا ہے جو اس سے پہلے تمہارے انبیاء اور تمہارے پاس آنے والے صحیفے لائے تھے (ایک حجت قائم کی گئ ان پر)
- پھر تفصیل سے ان پر وہ فردِ جرم عاید کی گئ جس کے سبب ان کو بالآخر امامت کے منصب سے معذول کر دیا گیا - (یہ مضمون اس سورت کے تقریباً نصف حصے پہ محیط ہے)
- اس پورے سلسلہ بحث میں ایسے واقعات اور دلائل سے استشہاد کیا گیا ہے جن کی تردید وہ نہ کر سکتے تھے۔ان کی مخالفت، سازشوں، وسوسہ اندازیوں، کج بحثیوں اور مکّاریوں کو کھول دیا گیا
- یہود پر فردِ جرم اور ان کی معزولی سے یہ واضح کیا گیا کہ جو قوم خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت سے منہ موڑتی ہے، اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔
- امت مسلمہ کو سبق ۔ انحطاط کے اس گڑھے سے بچیں جس میں یہ سابقہ امت گرتی چلی گئ اسی لیے ان کی اخلاقی کمزوریوں، مذہبی غلط فہمیوں اور اعتقادی و عملی گمراہیوں میں سے ایک ایک کی نشان دہی کر دی گئ

آیات 40-142

- بنی اسرائیل کو ان پر اللہ کی طرف سے اتاری گئی نعمتیں یاد دلائی گئیں
- اور ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت۔ہدایت اور امامت کی نعمت کا تذکرہ خاص طور پر
- اللہ نے انہیں اپنے دین کی سربلندی، خلق خدا کی ہدایت اور لوگوں کی اصلاح کے لیے منتخب فرمایا انھیں حامل دعوت ہونے کا شرف، توحید اور شریعت کی امانت ان کے سپرد کی گئی
- اس طرح ان کے ساتھ کیے گئے مختلف عہد و پیمان کا تذکرہ ۔ تکرار کے ساتھ
- کس طرح اللہ کے ساتھ کیے گئے تمام عہد و پیمان انہوں نے توڑ ڈالے
- بنی اسرائیل سے مختلف ادوار میں ان سے کئی عہد و پیمان میں سے ایک عہد آخری نبی (رسول اللہ ﷺ) پر ایمان لانے کا بھی لیا گیا (اسی لیے اس رسولؐ کا نام اور علامات ان کی کتب مقدسہ اور ان کے صحائف میں بتا دیئے گئے۔ تورات کی کتاب استثناء (Deuteronomy) کے اٹھارہویں باب کی آیات ۱۸۔ ۱۹ میں)

بنی اسرائیل پر عائد کی گئی فردِ جرم

- اللہ سے کیے گئے عہد و پیمان کی مسلسل نافرمانی
- اللہ کے احکام سنے اور نافرمانی کی (سمعنا و عصینا)
- دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور خود کو بھول جانا
- اللہ کی آیات کو دنیا اور اس کے قلیل فوائد کے عوض بیچ دینا
- اللہ کی عظیم نعمتوں پر بھی مسلسل ناشکر گذار بنے رہنا
- اپنے درمیان پیغمبر کے ہوتے ہوئے بچھڑے کی پرستش اور شرک کا ارتکاب
- اپنے ایمان کو اللہ کی رویت سے مشروط کرنا
- اللہ کی طرف سے آسمانی رزق (من و سلوی) کو مسترد کرکے اناج اور سبزیوں کا مطالبہ
- اللہ کی طرف سے آزمائش (صحرا نوردی) میں بھی اللہ کی طرف رجوع نہ کرنا
- اللہ کے مقرر کردہ الفاظ کو بدل دینا (قُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ ...)
- اللہ کے پیغمبروں کا ناحق قتل

بنی اسرائیل پر عائد کی گئی فردِ جرم

- اللہ کے احکام کو پسِ پشت ڈالنے کے لیے قیل و قال اور حجّتیں (گائے کے ذبح کرنے کا حکم)
- حق اور باطل کو دانستہ گڈمڈ کر دینا۔ حق کے اوپر باطل کی ملمع سازی (تلبیس حق و باطل)
- حق کو چھپانا ۔ اس کا اظہار نہ کرنا، اس کی گواہی نہ دینا، اس کا پرچار نہ کرنا، اس کو لاگو نہ کرنا — قرآن نے ان کے اس جرم کو اُم الجرائم کے طور پر پیش کیا ہے
- کتمان (ان کی پوری اجتماعی زندگی پر محیط) ۔ کتمان حق، کتمان ہدایت، کتمانِ شریعت اور کتمانِ کتاب (تورات)۔[جس کے سبب وہ اللہ کی شدید وعید لعنت کے بھی مستحق ٹھہرے]

ایک ایسی امت جو دنیا کی رہنمائی کے لیے اٹھائی گئی ہو اور جسے دنیا کی ہدایت کا فریضہ ادا کرنا ہو اس کی طرف سے یہ مجرمانہ غفلت پوری دنیا کو ہدایت سے محروم کر دینے کے مترادف ہے

- عقیدۂ آخرت کی گمراہی اور آخرت کی جواب دہی سے بے نیازی
- اللہ کی کتاب میں لفظی اور معنوی تحریف

بنی اسرائیل پر عائد کی گئی فردِ جرم

- اللہ کے عائد کردہ سبت کے قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی
- آپس میں شدید اختلافات اور قتل و غارت ۔ ایک دوسرے کو بستیوں سے نکالنا، قیدی بنانا
- جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن قرار دینا
- نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے کلمات کہنا
- آپ ﷺ کو قتل کی سازشیں کرنا
- اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی حاکمیت کی اس حیثیت کو چیلنج کرنا اور نہ ماننا
- معاشرے میں سنسنی خیز جھوٹی خبریں پھیلانا، دشمن کے ساتھ ساز باز (Fifth columnist)
- اپنے وقت کے پیغمبر کی تقرری نہ ماننا ۔ (طالوت کی بادشاہت پر اعتراض)
- جادو سیکھنا اور جادو کرنا (حالانکہ واضح طور پر ان کی شریعت میں اسے حرام قرار دیا گیا)
- رسول کی معیت میں جہاد فی سبیل اللہ سے انکار
- حرام ہونے کے باوجود ۔ سود لینا اور دینا اور سود کو فروغ

بنی اسرائیل پر عائد کی گئی فردِ جرم

- رشوت دینا اور لینا (اس کے ذریعے سے ظلماً اور ناحق لوگوں کے حقوق غصب کرنا)
- علم ہونے کے باوجود عمل نہ کرنا
- امر بالمعرف و نہی عن المنکر (نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے) کا فریضہ سرانجام نہ دنیا — یہ بھی ان کے بڑے جرائم میں سے جن کی بنا پر اللہ نے ان پر لعنت فرمائی)
- اپنے عالموں اور درویشوں کو حلال و حرام کے حقوق دینا (انہیں رب بنالینا)
- دین کے اندر غلو کرنا (انتہا پسندی حالانکہ اللہ کا دین ہمیشہ ہی اعتدال پر مبنی نظام کا حامل)
- اللہ کی نازل کردہ کتاب (تورات) اور اس کے احکام کو معاشرے میں نافذ نہ کرنا
- اللہ کے رسول سے غیر ضروری، غیر متعلق، حد سے متجاوز اور کٹ حجتی پہ مبنی سوالات
- دین و شریعت کے ساتھ حیلہ بازی، لیت و لعل، اور ڈھٹائی کا معاملہ
- دین اور شریعت کے محکم احکامات کی بجائے جھوٹی آرزوں (Wishful thinking) پر انحصار
- بنی اسرائیل کی نسل پرستی اور نسلی و قومی عصبیت (اپنے سوا کسی کو نبوت کا حقدار نہیں سمجھتے)

تیسرا حصہ آیت 143-282

امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر

نئی امت کی تشکیل

انسانی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے احکام

رکوع ۱۹ - ۳۹ آیات ۱۵۳ تا ۲۸۳

بیک وقت متفرق مضامین ایک ساتھ

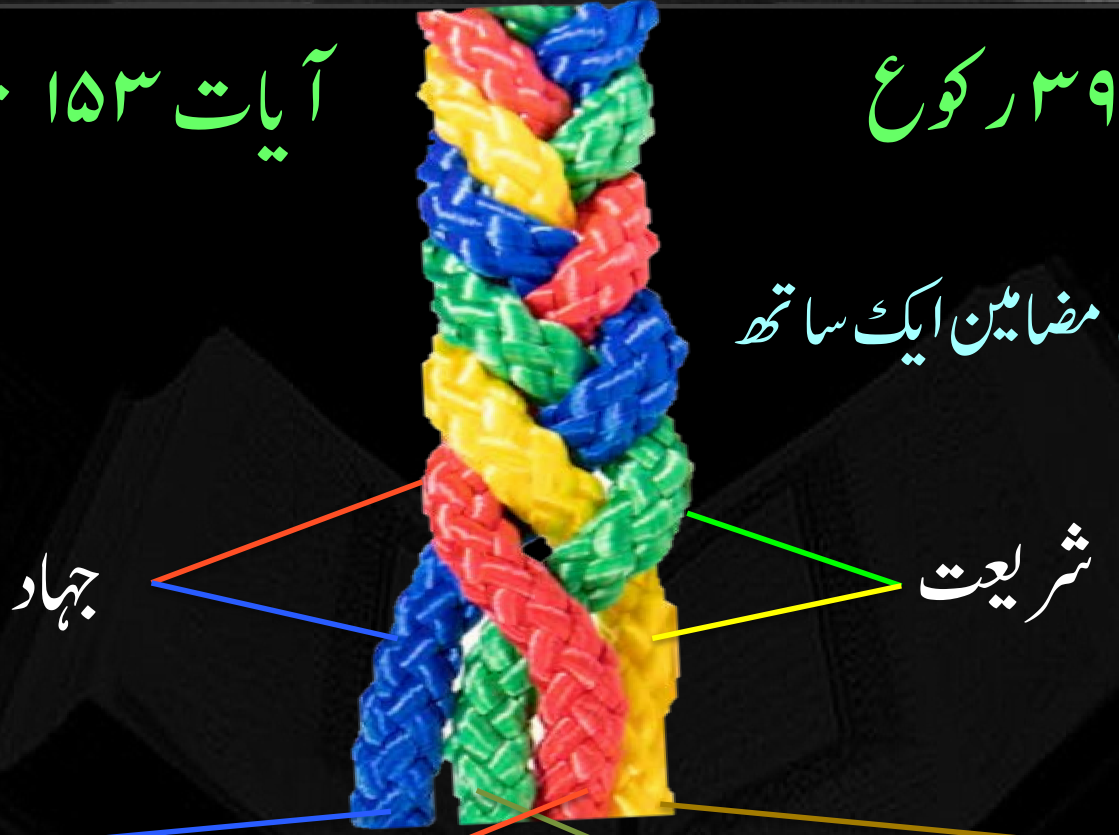

عبادات	احکام و شرائع	جہاد بالمال	جہاد بالنفس
نماز، روزہ، حج، زکواۃ	معاشرتی، عائلی، اقتصادی احکام	انفاق فی سبیل اللہ	جہاد فی سبیل اللہ

تیسرا حصہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر

- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

آیات 143-282

- نئی امت برپا ہونے پر (قبلہ کی تبدیلی جس کا سب بڑا مظہر) - اس امت کا مقصدِ نصب بتایا گیا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ
اسی طرح ہم نے تمہیں ایک "امت وسط" بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو

- اپنی معنوی گہرائی اور امت کی ذمہ داریوں کے اعتبار سے نہایت معرکۃ الآرا آیت ہے
- یہ اُمّتِ محمد ﷺ کی امامت کا اعلان ہے (ان کی عظمت کا بھی اور ایک عظیم ترین ذمہ داری کا بھی)
- اب یہ ان کا فرضِ منصبی ٹھہرا کہ رسول ﷺ نے جس دین کی گواہی اِن پر اپنے قول و عمل سے دی ہے اسی دین کی گواہی انہیں اپنے قول اور عمل سے پوری نوع انسانی پر دینی ہے
- یعنی رسولؐ، اللہ کے ذمہ دار نمائندے کی حیثیت سے تم پر گواہی دے گا کہ فکر صحیح اور عمل صالح اور نظام عدل کی جو تعلیم اللہ نے اسے دی تھی، وہ اس نے تم کو بے کم وکاست پوری کی پوری پہنچا دی اور عملاً اس کے مطابق کام کرکے دکھا دیا
- اب رسولؐ کے قائم مقام کی حیثیت سے اس امت کو عام انسانوں پر گواہ کی حیثیت سے اٹھنا ہوگا اور یہ شہادت دینی ہوگی کہ رسولؐ نے جو کچھ انہیں پہنچایا تھا وہ بلا کم وکاست انہوں نے لوگوں تک پہنچا دیا

آیات 143-282

- آپ ﷺ کی بعثت و رسالت کا مقصد بتایا گیا (۱۵۲) كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ....
- کتمانِ حق کو شدید ترین وعید کا مصداق قرار دیا- بنی اسرائیل کے ایک بڑے جرم کے طور پر
- " آیةُ الآیات" (۱۶۴) مظاہرِ فطرت (phenomena of nature) کا بیان - کائنات میں کھلے صفحات کی طرح پھیلے ان دلائل کونیہ (آفاقی) میں جو شخص سنجیدگی سے غور کرے گا وہ یقین و تصدیق کی دولت سے مالامال ہوگا، یہی قرآن کے طرز استدلال کا طرہ امتیاز اور وجہ اعجاز !
- نیکی کے جامع ترین تصور پر مبنی آیت " آیةُ البِرّ " (۱۷۷)- ، نیکی کی حقیقت کیا ہے ، اس کی جڑ بنیاد کیا ہے، اس کی روح کیا ہے، اس کے مظاہر کیا ہیں ؟ان مظاہر میں اہم ترین کون سے ہیں اور ثانوی حیثیت کن کی ہے ؟
- قرآن کے علم الاخلاق پر یہ آیت بھر پور انداز میں ایک بنیاد فراہم کرتی ہے گویا اخلاقیاتِ قرآنی (Quranic Ethics) پر یہ آیت ایک جڑ اور بنیاد ہے
- نیکی کا یہ قرآنی تصور، ایک شعور ہے، کچھ اعمال ہیں، ایک طرز عمل ہے، ایک تصور حیات ہے

آیات 143-282

- سورت کے اس تیسرے حصے میں اسلامی نظام زندگی سے متعلق احکامات
- احکامات کی نوعیت - کئی ایک بنیادی، کچھ عبوری (Interim) اور کچھ حتمی
- **ایمانیات** - سورت کے شروع میں، پھر وسط میں اور پھر آخر میں
- **عبادات** - نماز، روزہ، حج، زکواۃ، عمرہ، صدقات، صبر،
- **معاشرتی و سماجی احکام** - فرد، خاندان، اجتماعیت، میاں بیوی، والدین، رشتہ دار، ہمسائے اور عام انسانی برادری - سب کے متعلق میں احکام - خاندان کا بطورِ معاشرتی ادارے کی حیثیت

نکاح، طلاق، خلع، عدت، مہر، میراث، عورت کی حیثیت، تربیت اولاد، اولاد کے حقوق، حقوقِ قرابت، جان مال کا تحفظ، حسنِ سلوک، عفو درگزر، شہادت، اجتماعی عدل، انسانی جان کی اہمیت، حقوق انسانی کا تحفظ، مساوات (معاشرتی و معاشی)، شراب، جوا، انفاق و صدقات، صدق، ایفائے عہد، رشوت، قتل، دیت، قصاص، قسمیں، اموالِ یتامیٰ، گواہی

- **معاشی احکام** - حقِ ملکیت، قرض، رہن، کاروباری معاملات و مسائل، حلال وحرام، سود، تجارت، کاروباری امور میں کتابت، گواہی

آیات 143-282

- ان تمام احکامات پر مِن و عَن مکمل عمل کرنے کا مطالبہ (اسلام میں مکمل سپردگی)
- یہ مطالبہ مثبت (ایجابی) انداز میں بھی اور سلبی انداز میں بھی
- مثبت (Positive) اسلوب میں - یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً (۲۰۸)

کسی استثنا کے بغیر اپنی پوری زندگی کو اسلام کے تحت لے آؤ، تمہارے خیالات، تمہارے نظریات، تمہارے علوم، تمہارے طور طریقے، تمہارے معاملات، اور تمہاری سعی و عمل سب کے سب اسلام کے تابع ہوں

- سلبی (Negative) اسلوب میں - اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ - کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو پھر جو تم میں سے ایسا کرے اس کی یہی سزا ہے کہ دنیا میں ذلیل ہو اور قیامت کے دن بھی سخت عذاب میں دھکیلے جائیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

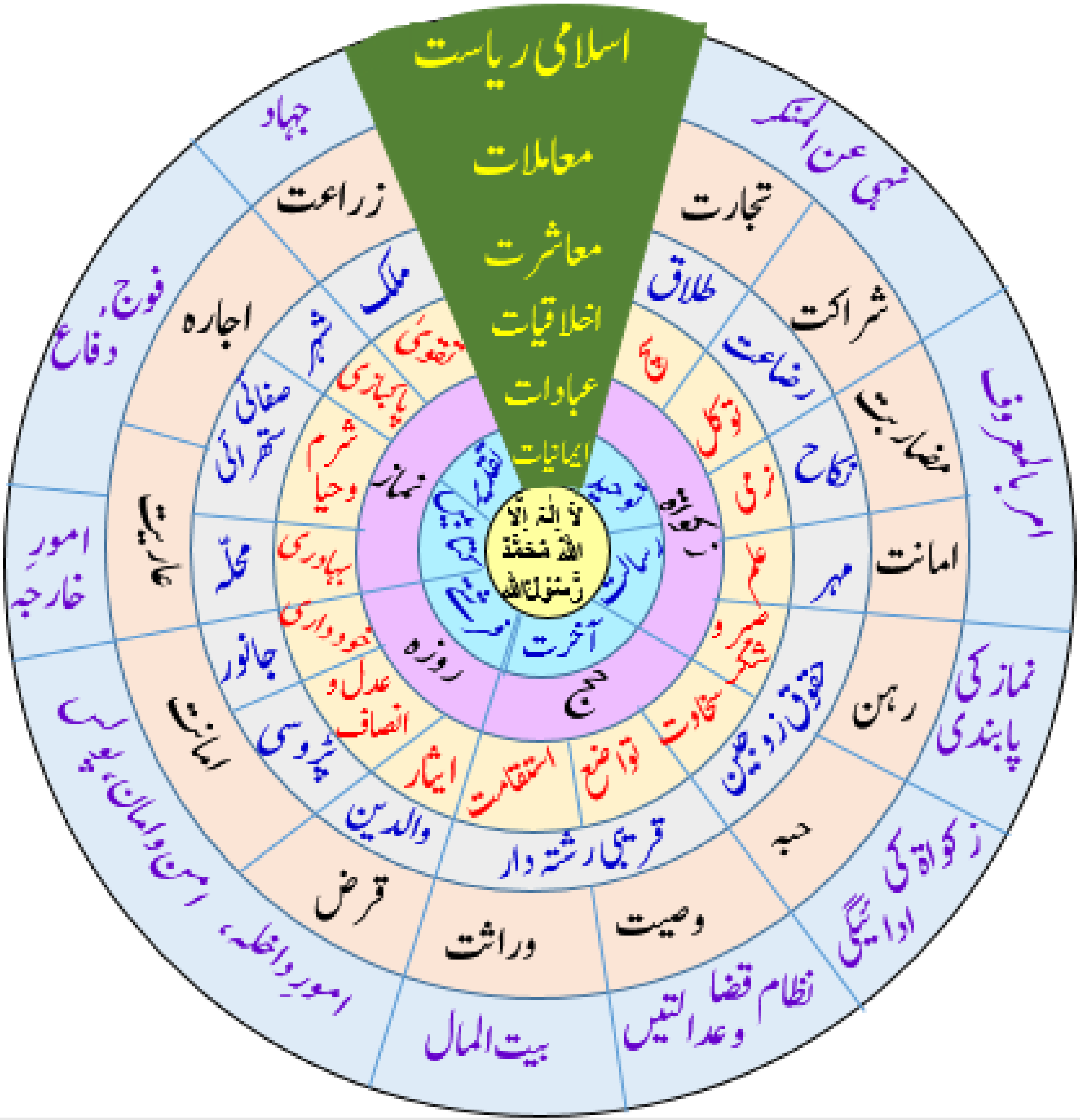

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

چوتھا حصہ آیت 283-285

ایک عظیم دعا

آیات 283-285

- اسلام کے عقائد اور اسلامی طرز عمل کا خلاصہ
- اللہ تعالی زمین آسمان کا مالک- وہ امامت کی تبدیلی کا حق رکھتا ہے
- ایمان کا لازمی تقاضا قبول کرنا، اطاعت کرنا اور سر تسلیم خم کرنا ہے۔
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور مغفرت طلب کرنا مومنین کی خصوصیات میں سے
- اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے فرائض انجام دینے کے بارے میں مومنین کا عاجزی کا اظہار و احساس
- اللہ کے ہاں انسان کی ذمہ داری اس کی مقدرت اور وسعت کے لحاظ سے
- اللہ کے قانون مجازات کا یہ قاعدہ کلیہ بھی کہ ہر آدمی جزاوسزا اس کام یا عمل پر پائے گا۔ جو اس نے خود انجام دیا ہو گا
- قیامت کے روز وہ لوگوں کا محاسبہ انکی نیت اور اعمال کے اعتبار سے کریگا
- مغفرت اور عفو در گذر کی درخواست

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّ رَحْمَةً ،

اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنا مِنْهُ مَا نَسِيْنا وَعَلِّمْنا مِنْهُ مَا جَهِلْنا ، وَارْزُقْنا تِلَاوَتَهٗ اٰنآءَ

الَّيْلِ وَ اٰنآءَ النَّهارِ ، وَاجْعَلْهُ لَنا حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن

اے اللہ ہم پر قران کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیئے امام اور
نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ
ہمیں یاد کرا دے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلا دے اور ہمیں توفیق دے کہ دن
اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں
حجت بنا دے - آمین